قیمت سالانہ ۱ عہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہو ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء | نمبر ۸

گلدستہ اخبار

جرمن بحری سرنگ تیسری مرتبہ امریکہ کو نہیں جا سکی بلکہ وہ ایک جرمن بندرگاہ میں مقیم ہے۔

جرمنوں کو رومانیہ میں ۵۰۰۰ ٹن تیل دستیاب ہوا ہے۔

رومانیہ میں تیل کے تمام کنوئیں برباد کر دیئے گئے ہیں۔ نئے کنوئیں کھودے جائینگے۔ اس کام کے لئے کم از کم چھ ماہ کا عرصہ درکار ہے۔ مگر توقع کیجاتی ہے کہ اسی عرصہ میں جرمن رومانیہ سے نکال دیئے جاوینگے۔

گورنمنٹ نے ڈاکٹر جے۔ سی۔ بوس ڈاکٹر سندر لعل اور مسٹر دکیل بمبئی کے ایک پارسی کو نائٹ کا خطاب عطا فرمایا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ فروری میں کل ہندوستان میں ۱۴۴۱۶ وارداتیں اور ۱۲۸۲۳ اموات طاعون سے ہوئیں۔

کشمیر میں صرف ۸ اور صوبجات متحدہ میں ۳۵۸۳ وارداتیں طاعون سے ہوئیں۔

انگلستان سے جو ناروے کو کوئیلہ جانا بند ہوگیا تھا اب وہ قانون فسخ ہوگیا ہے۔

جرمنی کے شاہی بنک نے تمام لوگوں سے سونے کے زیورات وغیرہ طلب کئے ہیں۔ کیونکہ سونے کی قلت ہے۔

اگر امریکہ کی جنگ جرمنی سے چھڑ گئی تو مسٹر روزیولٹ نے ۲ لاکھ آدمی یورپ میں بھیجنے کا وعدہ کر لیا ہے۔

ریئر ایڈمیرل کمبل برضا و رغبت اپنے عہدے سے سبکدوش ہوگئے ہیں۔ تاکہ جوان افسران ترقی کر سکیں۔

وار آفس نے لندن کے زمینداروں کو ضرورت کے وقت گھوڑے اور ٹھاکر مستعار دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

امریکن سفیر مقیم وائنا نے بحری سرنگوں کے معرکہ کی بابت آسٹریا سے صاف صاف اور آخری بیان طلب کیا ہے۔

سر جیمس والکر ایلائینس بنک شملہ کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔ اور بورڈ کا ایک ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

لاہور کے ویٹرنری کالج کے پروفیسر مسٹر ڈبلیو اے پول گورنمنٹ پنجاب کی جانب سے جنگی فرائض کی ادائیگی پر مقرر ہوئے ہیں۔

اہلحدیث کے مولوی اور ملاؤں کا ایک وفد پنجاب گورنمنٹ لاہور کیمپ میں بدھ کی شام کو حاضر ہوا۔ اور سرکار سے اپنی جماعت کی وفاداری کا اظہار کیا اور وہابی کہلائے جانے پر اعتراض کیا کہ وہ نام ہتک آمیز ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱ فروری میں ساورن پنجاب ریلوے مین لائن کی آمدنی ۱۰۸۴۰۰ روپیہ کی ہوئی گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۱۳۲۲۵۵ روپیہ کی تھی۔

تار برقیات

مغرب میں جرمنوں کو خطرہ

لندن ۱۹ فروری - ایک جرمن اخبار کا نامہ نگار مقیمی مغربی محاذ پر مظہر ہے کہ طلایہ کی جنگ - توپخانہ کی آتشباری اور سرنگوں کے کام نے ہمیں ایک ہی قسم کی سخت لڑائی کے سخت نقصان ہوا ہے۔ تسخیر کی لڑائی کی صورت نہایت ہی نازک ہے سومم پر گزشتہ پیشقدمی کی وجہ سے برطانوی حملے جو اس خط کو محصور کر لینے کی غرض سے ہوئے تھے سخت اور ناقابل برداشت تھے اور دریائے سومم کی لگاتار سخت لڑائی میں جرمنوں کو انگریزوں کے ساتھ بالضرور سامنا کرنا پڑیگا۔

مقدونیہ میں لڑائی

لندن ۱۹ فروری رائٹر کا نامہ نگار مقیمی مقدونیہ کہتا ہے کہ جھیل ڈائرن کے مغرب میں دشمن کا مورچہ بڑا مضبوط تھا - اور کسی قدر قلعوں سے محفوظ اور محصور تھا - یورپی کتنہ گمان سے گڑھوں کو بلغاریوں سے بچا لیا - جنہوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کیا - انہوں نے میکسیم توپوں کے قیامگاہوں پر گولہ باری کی - اور دیگر محافظ مورچوں کو اڑا دیا - دشمن نے فوراً بالمقابل حملہ کیا - اور سخت بم کی اور سنگینوں کی جنگ شروع ہو گئی - ایک بالمقابل حملہ جب ایک خط سے عبور کر رہا تھا تو میکسیم توپوں سے اس کا تہس نہس کر دیا گیا - اور سب کے سب پسپا ہو گئے تخمینہ کیا جاتا ہے کہ ۵۰ آدمی مارے گئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے - ہمارے آدمی اس کامیابی پر بڑے خوش ہیں۔

قرضہ میں کامیابی

لندن ۲۰ فروری - اخبارات یک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں کہ قرضہ کی صورت کے پیچھے نتائج نہایت عمدہ اور فتحیابی کے آثار ہیں - اور اس امر کا پورا پورا ثبوت دے رہے ہیں کہ ملک فتحمندی حاصل کرنے کے لئے اپنا مال - جان و دل کھو کر دے رہے ہیں - ماہرین معاملات کہہ رہے ہیں کہ بنک کے ساہوکاروں سے علیحدہ توقعہ سے کئی سو ملین زیادہ روپیہ گورنمنٹ کو قرضہ میں حاصل ہو گیا ہے - مزید براں حقیقت یہ ہے کہ بنکوں وغیرہ سے ابھی تک درخواست نہیں کی گئی ہے - یہ کامیابی کا یقینی ثبوت ہے - اخبارات برطانوی مالی قابلیت کے ساتھ جس نے کہ بنک کو علاوہ ....۵ پونڈ کے سرکاری محصولات کے علاوہ تاریخ کے سب سے بڑے قرضہ کے ساتھ جو ملک نے مہیا کر دیا ہے جرمن کے خزانے کے خالی ہو جانے کا مقابلہ کرتے ہیں جس نے کہ لوگوں سے ہر قسم کے سونے کے زیورات بھی طلب کرنے شروع کر دیئے ہیں - شہر کے معاملہ رس آدمی یہ رائے ظاہر کر رہے ہیں کہ اس قرضہ سے ان وسیع ادخارات کا پتہ لگ گیا ہے - جو ابھی تک پردے میں چھپے ہوئے تھے - جن سے آئندہ کی اور زیادہ بہتری کا یقین ہوتا ہے - مسٹر بونر لا کی رقم میں غالباً اور زیادہ اضافہ ہو جانے کی امید کیجاتی ہے - کیونکہ لاکھوں درخواستیں متواتر آ رہی ہیں

یونان کی ناکہ بندی

لندن ۲۰ فروری - محافظ طاقتوں کے سفیروں نے ایک مظہر نامہ شائع کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ ناکہ بندی تاحال جاری ہے - کیونکہ الٹیمیٹم کے مطالبات مکمل طور پر پورے نہیں کئے گئے - اور گورنمنٹ ہتھیار ہٹا لینے کے معاملہ میں بالخصوص لیت و لعل پیش کرتی ہے - باوجود اس کے دول متحدہ معصوم آبادی کی مصیبتوں اور دکھوں سے بے پرواہ نہیں ہیں - اور جہاں تک حالات ان کو اجازت دے سکتے ہیں - خوراک کی بہم رسانی کو آسان کرنے کے سوال سے سنجیدگی پر غور کر رہی ہے۔

مغربی رزمگاہ

لندن ۲۰ فروری - ایک انگریزی مراسلہ مظہر ہے - ہم نے سوم کے جنوب میں ایک کامیاب یورش کی - ایک سرنگ کے درمیانی حصہ کو اڑا دیا اور متعدد گڑھوں کو جن میں سپاہ چھپی ہوئی تھی برباد کر دیا۔

ایک فرانسیسی مراسلہ ایوکورٹ - چیمپ پہاڑی - اور بیزن واکس قطع دائروں میں پر جوش گولہ باری کا ذکر کرتا ہے فرانسیسیوں نے ڈملوپ کے شمال کی جانب دشمن کے مورچوں پر تباہ کن گولہ باری کی۔

ایک فرانسیسی مراسلہ رپورٹ دیتا ہے کہ دریائے میوز اور دریائے آئیسن کے درمیان اور ایوکورٹ کے قطع دائرہ میں پرجوش گولہ باری ہوتی رہی ہم نے فلائیری کے شمال میں اور ونڈویدر کے مغرب میں ایک کامیاب حملہ کیا اور بہت سے قیدی گرفتار کر کے لے آئے۔

لندن ۱۹ فروری - برٹش مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے سینچ کے روڈ دریائے انکر پر ۸۷ آدمی گرفتار کر لئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

باطنی اِنسانیت اور اُس کا انکشاف

ایک باطنی انسانیت ہے۔ ایک ظاہری انسانیت۔ باطنی انسانیت الٰہی صورت سے مقابل میں ظاہری انسانیت کے جو مادی ڈھانچہ ہے معہ اپنے جسمانی قویٰ اور جذبات و حسیات کے جس کے ذریعہ سے ہماری اندرونی یا باطنی انکشاف ایک معین وقت کے لئے دنیاوی اور زمینی محاورہ اور طرز میں ظہور پاتی ہے"۔ اور یہ باطنی انسانیت اُس ظاہری انسانیت کو اگر وہ اس کے ہر حصہ پر اثر ڈالے جانے کو قبول کرے خدا کی مرضی کے مطابق صورت دیتی اور اپنے شکل بنالیتی ہے۔ یہ عمل یسوع کی زندگی میں "دم بھر کی ہلکی سی مصیبت" کے ذریعہ سے اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ اُس کی اندرونی اور بیرونی صورت یا انسانیت کو مسیح کے ہمشکل بنائی جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے ابد بھاری اور ابدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے"۔

ہمارے چوگرد ایک غیر مرئی دنیا بھی ہے اور ہم اُن دیکھے کو گویا دیکھ کر ثابت قدم رہتے ہیں (عبرانی ۱۱: ۲۷) یہ ہو سکتا ہے کہ ہم آسمانی نظارہ کو ہمیشہ یکساں صفائی سے نہ دیکھ سکیں لیکن جب آسمان ایک لحظہ کے لئے ہمارے اوپر وا ہو جاتے ہیں اور اُن کی آن میں آسمانی نقشہ ہماری نگاہوں کے سامنے آکر اپنا نقش ہمارے دلوں پر جماتا ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری تمام مشکلات اور مصائب "دم بھر کی ہلکی سی" معلوم پڑتی ہے۔ اور ہمارے دل خوشی اور ایمان سے بھر جاتے ہیں۔ اُس وقت ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ ان دیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں۔ کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں۔ مگر ان دیکھی چیزیں ابدی ہیں (۲-کرنتھیوں ۴: ۱۶ سے ۱۸)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب پولوس رسول مذکورہ بالا باتیں لکھ رہا تھا تو وہ اُس نظارہ پر غور و فکر کر رہا تھا جو کسی موقعہ پر اُس کے مشاہدہ میں گذرا تھا۔ اور جس نے اُس پر بڑا بھاری اور گہرا اثر کیا ہوا تھا۔ غالباً وہ نظارہ مقدس ستفنس کی شہادت کے موقعہ پر اُسے نظر آیا تھا جبکہ پولوس خود اُس کے پتھراؤ کرنے والوں کے پاس ہی کھڑا غور سے ستفنس کے چہرہ پر ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا کیونکہ جب وہ صدر عدالت میں تقریر کر رہا تھا تو سب نے جو عدالت میں بیٹھے ہوئے تھے اُس پر غور سے نظر کی تو دیکھا کہ اُس کا فرشتے کا سا چہرہ ہے"۔ ان آخری باتوں کو سن کر نہایت متاثر ہوا ہوگا۔ جو ستفنس نے اپنی شہادت سے عین ماقبل اور آخری لمحے میں کہی تھیں۔ یعنی اوّل یہ کہ اُس نے روح القدس سے معمور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر کہا کہ دیکھو میں آسمان کو کھلا ہوا اور ابن آدم کو دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں"۔ اور پھر کہ "اے خداوند یسوع میری روح کو قبول کر۔ اے خداوند یہ گناہ ان کے ذمے نہ لگا"۔ اس وقت وہ سب نقاب چہرہ سے ستفنس کے چہرہ پر خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا جس طرح آئینے میں"۔ اور اُس خداوند کے وسیلہ سے جو روح ہے ستفنس کے چہرہ کو اُسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ" بدلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

دعا کا پھل منشی عظیم خاں جو آجکل اس جگہ ملازم مشن ہے۔ لودیانہ کے ایک متمول سوداگر منشی بخش اللہ خاں مرحوم کا فرزند وہ خود بھی اس وقت عمر رسیدہ ہیں۔ اوائل عمر میں بوجہ مسیحی ہو جانے کے کل جائیداد قیمتی مبلغ ۲ لاکھ روپیہ کے اُن کے ہاتھ سے نکل گئی اور غیر وارث مسلمانوں کے ہاتھوں میں جا پڑی۔ اُس وقت اگرچہ مسلمانوں نے اُن سے بیتیرا کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہاری جائیداد پھر تم کو مل جائے گی مگر انہوں نے مسیح کے لئے لعن طعن اٹھانے کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا"۔ اور مسیحیت سے برگشتہ نہ ہوئے۔ مگر ساتھ ہی جائز طور پر کوشش بھی کرتے رہے۔ لیکن ناکام ہی ہوتے رہے۔ منشی عظیم خاں ذکر کرتے ہیں کہ میں نے کتاب مارکو پولو نامی میں بغداد کے خلیفہ معتصم باللہ اور مسیحیوں کا حال پڑھا۔ جہاں لکھا ہے کہ خلیفہ نے جو عیسائیوں کا جانی دشمن تھا اپنے ملک کے تمام عیسائیوں کو طلب کر کے انہیں یہ آیت دکھائی کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا تو اس پہاڑ کو کہو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائیگا"۔ اور کہا اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا کر دکھائے تو تم سب بچ جاؤگے ورنہ تم سب محمدی ہو جاؤ۔ اور اگر نہ ہوئے تو تہ تیغ کئے جاؤگے۔ ساری جماعت مسیحیاں نے خوف زدہ ہو کر اپنے اسقفوں کے ہمراہ صلاح کی

مگر کوئی تدبیر نہ سوجھی تو آخر کار سب ملکر آٹھ دن تک ایک دل وجان ہو کر دعا میں بڑی عاجزی سے مصروف ہو گئے تو آٹھویں رات کو خدا کے فرشتے نے ایک اسقف کو الہام دیا کہ فلاں کفش دوز سے جو بڑا ہی نیک اور خدا کا سچا بندہ ہے التجا کرو تو وہ پہاڑ کو ہٹا دیگا۔ غرض مقررہ دن پر خلیفہ معہ ایک بڑی جماعت کے پہاڑ پر رونق افروز ہوا اور دوسری طرف سے مسیحی جماعت بھی معہ اپنے اسقفوں کے اس دیندار مسیحی کو ہمراہ لیکر حاضر ہو گئی۔ اس شخص نے دعا کی اور جونہی وہ دعا ختم کر چکا پہاڑ ہٹ کر اُس جگہ پہونچ گیا جہاں خلیفہ نے ارشاد کیا تھا۔ خلیفہ اور ساری محمدی جماعت یہ دیکھ کر حیران رہ گئی اور خلیفہ باپ بیٹے اور روح پاک کے نام سے بپتسمہ لیکر مسیحی جماعت میں شامل ہو گیا۔ یہ ۱۲۰۰ء کا واقعہ ہے۔ ساتھ ہی اس کے منشی عظیم خاں نے یہ بھی کہا کہ میں نے اس قصہ کو مد نظر رکھکر بہت مدت تک دعا کی۔ مگر جواب نہ ملنے کے سبب سے کچھ سست پڑ گیا تھا۔ اتفاق سے ایک روز انجیل پڑھتا ہوا اُس بیوہ عورت کا بیان میری نظروں سے گذرا جو بے انصاف قاضی کے پاس بلا ناغہ روز مرہ اگر انصاف چاہتی تھی مگر ناکام چلی جاتی تھی۔ لیکن وہ عورت برابر اُس سے داد رسی چاہتی ہی رہی اور آخر کار قاضی نے اُس کا انصاف کر ہی دیا۔ یہ واقعہ لوقا ۱۸ باب میں درج ہے۔ منشی عظیم خاں کہتے ہیں کہ میں نے بھی خیال کیا اگر میں خود خدا سے دعا مانگتا رہوں تو کیا وہ میری نہ سنیگا؟ چنانچہ میں نے ان تمام باتوں کو مد نظر رکھکر عرصہ آٹھ سال سے خدا کے حضور دعا کرتا رہا۔ خدا نے میری دعا سن لی۔ اور اب ۱۹۱۷ء میں اُس کا جواب دیا۔ عدالت نے مجھے میرے برادر محمد افضل خاں ولد منشی بخش اللہ خاں مرحوم کی جائداد کا سارٹیفکیٹ وراثت عطا فرما دیا ہے۔ جس کے رو سے مجھے کل جائداد کے لینے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔

یہ دعا کا پھل ہے۔ درحقیقت جو شخص ایمان اور صبر سے اور امید سے یسوع خداوند کے نام سے جو کچھ مانگتا ہے پاتا ہے۔ ایماندار کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔ خداوند کے فرمودہ پر غور کرو جو متی ۷: ۷-۸۔ یوحنا ۱۴: ۱۳-۱۵: ۱۶-۱۷: ۲۳ و ۲۴ وغیرہ میں مسطور ہے۔

امریکن میتھوڈسٹ مشن اور ماس موومنٹ

امریکن میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ کے بشپ وارن صاحب نے ایک امریکن ماہواری رسالہ میں ان مردوں اور عورتوں کی ترقی کا مختصر سا مضمون شائع کیا ہے۔ جو اچھوت جاتیوں سے نکل کر مسیح کے پاس آ گئے ہیں۔ اور مشن کے ذریعہ سے انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں

"اگرہ میں مستورات کے لئے ایک گورنمنٹ میڈیکل سکول جاری ہے۔ اس میں قریب ۵۰ ملین ہندو آبادی بہت سے ملینوں مسلمان آبادی اور ۲ لاکھ مسیحی آبادی میں سے طلبا تعلیم پا رہے ہیں جب میں نے آخری مرتبہ اس درسگاہ کا معائنہ کیا تو ہندوستانی مستورات متعلمات درج رجسٹر تھیں ہندو اور محمدی بڑی بھاری آبادی میں سے صرف دو متعلمات اور دوسری مشنوں میں سے صرف دس طالبہ موجود تھیں۔ اُن ۲۸ مستورات میں سے جو گورنمنٹ کے خرچ سے طبی تعلیم پا رہی ہیں اور جو گورنمنٹ سے مشاہرہ پا کر ہندوستان کی مصیبت میں مبتلا مستورات کی فلاحیت کے لئے نکلنے والی ہیں۔ ۱۴ میتھوڈسٹ چرچ کی ممبر ہیں اور جو ماس موومنٹ میں سے آئی ہوئی ہیں۔ اُن سبھوں نے ہماری وومنس فارن مشنری سوسائٹی کے مدرسوں میں تعلیم پائی ہے۔

اصلاح کے زمانہ کی یادگار

جینوا میں ۲ لاکھ فرینک کے بین الاقوامی چندہ کی لاگت سے ایک یادگار عمارت اصلاح کے زمانہ کی بابت تیار ہو رہی ہے۔ کام سرعت سے جاری اور عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ اس زمانہ کے دس بڑے بڑے مصلحین کے بت اور باس رلیف کے پانچ چھ بت نصب کئے جائینگے اور ساتھ ہی اس کے تمام فرد ری اور مفید کتبے بھی کندہ کئے اور وہاں رکھے جائیں گے۔ دیگر مجموعہ کے سامنے دیرن جینوا اور سکاٹ لینڈ کے بڑے بڑے خاندانی ڈھال تلواریں وغیرہ بھی بطور یادگار رکھی جائیں گی۔ ان ساری چیزوں کی پردہ کشائی اصلاحی سال ۱۹۱۷ء میں ہوگی۔

کونسلوں میں مسیحی نمائندے

آل انڈیا کرسچین کانفرنس کے تیسرے سالانہ جلسہ میں ان دو باتوں پر بڑا زور دیا گیا تھا۔ کہ اول تو ہمیں اپنے ہموطنوں سے بہت ہی نزدیکی و نیاوی تعلقات رکھنے چاہئیں۔ دوسرے یہ کہ ہمارے اندر اس قسم کا وقوف بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ متفرق پبلک مجلسوں میں ہمارا کوئی بھی نمائندہ نہیں ہے۔ جو ہماری تمدنی اقتصادی اور ملکی ضروریات کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کرے۔ اور ہمارے حقوق کی



نگرانی کرے۔ یہ امر روز بروز ظاہر ہوتا جارہا ہو کہ ہندوستانی مسیحی قوم اپنے فوائد کسی طرح بھی دیگر قوموں کے نمائندوں اور ممبروں کے ہاتھوں میں چھوڑ نہیں سکتے۔ ان کے فوائد اور حقوق صرف اسی وقت محفوظ رہ سکتے ہیں جبکہ اُن کی طرف سے خاص نمائندے منتخب اور مقرر کئے جائیں جو لوکل اور امپیریل لیجس لیٹو کونسلوں میں ہندوستانی مسیحیوں کی ضروریات اور حقوق کے لئے آواز بلند کریں۔

لارڈ بشپ آف مدراس کے تین قابل غور و عمل مقولے (مخزن لیں)

(۱) انہوں نے ہمیشہ یہ خیال رکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں کلیسیا کا واحد ممکن آئیڈیل ایک آزاد ہندوستانی کلیسیا کا ہونا ہے۔ جو اپنے معاملات کا خود انتظام کرتی ہو۔ اپنے ہی طرز کی زندگی بسر کرتی ہو۔ اور اپنے ہی اصولوں پر ترقی کرتی ہو۔

(۲) پس جب ہندوستانی مسیحی ہندوستانی کلیسیا کی آئندہ سلف گورنمنٹ کی بابت تقریباً تحریر کریں تو مشنری سوسائٹیاں انہیں بیوفائی کا الزام نہیں لگاتیں۔ نہ ہی کسی طور سے اُن پر شک کرتی ہیں۔

(۳) ہندوستانی کلیسیا کی سلف گورنمنٹ کے بارے میں جس قدر زیادہ گفتگو کیجاتی ہے۔ اُسی قدر زیادہ ہم سب خوش ہوتے ہیں"۔

جراحی کے متعلق ایک مفید انکشاف

ہمارے فوجی ہسپتالوں میں سے ایک ہسپتال سے عصبی جراحی کی عجیب و غریب کامیابی کی خبر موصول ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ دشمن کے نشانہ سے ایک سپاہی کے بازو کا کچھ گوشت اڑ گیا تھا اور اُس کے ساتھ ہی چار انچ جسم کی وہ عصب بھی جاتی رہی جسکی موجودگی ہاتھ کی حرکتوں کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر نے اپنا مقصد برلانے کے لئے متعدد ہسپتالوں سے بذریعہ ٹیلیفون دریافت کیا۔ آخر ایک ہسپتال سے ایک تندرست اور تازہ کٹے ہوئے عضو کی خبر ملی جو اُسی سہ پہر کو کاٹا گیا تھا۔ یہ عضو کسی زخمی سپاہی کی ٹانگ تھی جو درست ہونے کے قابل نہ ہونیکی وجہ سے کاٹ ڈالی گئی تھی۔ جونہی کہ یہ ٹانگ کاٹی گئی تھی اُسیوقت چار پانچ انچہ کی زندہ نس (عصب) اُس میں سے علیحدہ کرلی گئی۔ اور نمکین پانی کے ایک برتن میں رکھی جاکر اُس ہسپتال کو روانہ کردی گئی۔ یہاں تو مریض ابھی کلوروفارم کے ذریعہ بے ہوش کیا جاچکا تھا۔ فوراً اُس کا زخم کھولا گیا۔ اور اُس کی اُسی نس یا عصب کا منہ فوراً پکڑ لیا گیا۔ اور دوسرے ہسپتال سے لائی ہوئی نس اُس کے ساتھ جوڑ دی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس شخص کا ہاتھ پھر درست ہوگیا۔ اب رفتہ رفتہ اُس کے ہاتھ میں حرکت کرنے کی طاقت آنا شروع ہوگئی اور وہ تندرست ہوتا جارہا ہے۔

میدان جنگ کی نئی ایجاد

سچ ہے۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اخبار ڈیلی اکسپرس کا نامہ نگار مقیم پیرس کہتا ہے۔ کہ پیرس کی حفاظت کے لئے جو طیارے مقرر ہیں اُن کے طیارہ پردازوں کو آجکل ایک ایسا نیا ایجاد شدہ ہتھیار دیا گیا ہے۔ جو ایسا کارگر ہے کہ اگر کوئی ہوائی جہاز جس کے پاس یہ ہتھیار نہ ہو کسی طیارہ پر حملہ کرے تو وہ ہوائی جہاز کسی صورت سے بآفت بچ ہی نہیں سکتا۔ اس ہتھیار کی قدر و منزلت کا امتحان حال ہی میں کیا گیا اور نہایت ہی کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اور اس کی اہمیت اور ضرورت میں اب کچھ بھی شک باقی نہیں رہا۔

ایک بزرگ کی وفات

ہمارے ناظرین میں سے اکثرین چرچ آف سکاٹ لنڈ مشن پنجاب کے بزرگ پادری ٹھہل سنگھ صاحب سے واقف ہونگے۔ اُن کی بابت ہمیں خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ آنجناب ۹ فروری ۱۹۱۷ء کو ۹۰ برس کی عمر میں ہوکر اور اپنی خدمت کا دورہ اس جہان سے ختم کرکے اپنے ابدی باپ کی گود میں ہمیشہ کے آرام میں چلے گئے ہیں۔ سیالکوٹ اور جموں کے اضلاع میں سکاچ مشن اور کلیسیا کی طرف سے مشن کے کام کی بنیاد آپ ہی نے ڈالی تھی۔ آپ بڑے زبردست مسیحی واعظ اور تقریر کرنے والے بزرگ اور ہندوستان کے اکثر مشہور اور چوٹی کے مذاہب کے عقاید اور رسمیات میں ماہر اور ہر دلعزیز مسیحی خادم الدین تھے۔ آپ کی اس جدائی سے سبھوں کو سخت رنج اور غم ہے خصوصاً اُس مشن والوں اور تمام مسیحی خادمان کو آپ کی وفات پر افسوس ہے۔ مگر نا امیدی نہیں۔ اب آپ آسمان میں خداوند کی خدمت میں مقدسوں کے ساتھ حمد و ستائش کے ذبیحے گذرانے میں مشغول ہیں۔ اُن کے رشتہ داروں کے غم میں ہم بھی شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن کے خویش و اقارب کو تسلی اور صبر عطا فرمادے۔

ایک اور موقع { کچھ عرصہ ہوا کہ ہم نے ایک نامہ نگار کی جانب سے بابت

نیلامی اراضیات چک نمبر ۱۴۵ و ۱۴۶ کا اشتہار دیا تھا اور بعد میں دفتر نوآبادیات و نہر لوئر باری کینال منٹگمری کا جواب بھی شائع کیا تھا۔ مگر اب پھر اُسی نامہ نگار نے ہمارے پاس برائے اشاعت یہ خبر بھیجی ہے۔ کہ اُن نمبروں کی نیلامی کی تاریخ اب یکم مارچ سے شروع ہے۔ مخبر صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس نے دوبارہ آ کر مذکور کے سرکاری بڑے افسر سے دریافت بھی کر لیا ہے کہ ہر قوم کے لوگ بولی دے سکتے ہیں۔ ایک ایک مربعہ علیحدہ علیحدہ نیلام ہوگا تاکہ لوگوں کو خریدنے میں آسانی ہو۔ یعنی کم حیثیت کے آدمی بھی بولی دے سکیں۔ اس میں کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ جو صاحبان زیادہ دریافت کرنا چاہیں وہ مسٹر گرینائل چک ۱۴۵ و ۱۴۶ سے دریافت کر سکتے ہیں۔

اعلیٰ طاقت کا زمانہ { جب ہم دنیا کے کل تمدنی اور صنعت

و حرفت اور انسانی جد و جہد اور جنگ و جدل کی طاقتوں پر بنظر عمیق غور و فکر کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ اعلیٰ طاقتوں کا زمانہ ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں میں ہزاروں گھوڑوں کی طاقت کے انجن کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جو صرف ایک بٹن دبانے سے حرکت میں آ جاتے اور اپنا کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ صنعت و حرفت اور تجارت کے محکموں اور کارخانوں میں بڑے بڑے دماغ اور عقل کے آدمی اور کلیں مشغول کار ہیں۔ بڑی بڑی طاقت کے لیڈر ہر سوسائٹی اور ہر مجلس میں اپنی پرزور تقریروں سے لوگوں کے دلوں کو ہلا رہے ہیں۔

الغرض ہر سمت میں ہر قسم کی اعلیٰ طاقتیں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور یہی طاقت موجودہ زمانہ کی ترقی اور فروغ کی بنیاد اور وسیلہ ہے۔ جنگ و جدل میں جو سامان مستعمل ہو رہے ہیں۔ وہ بھی اس قدر بڑی بڑی طاقتوں کے ہیں جن کی نظیر زمانہ سلف میں کہیں بھی دیکھنے یا سننے میں نہیں آتیں۔

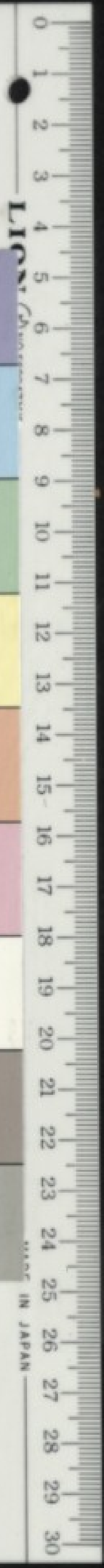
مذہب میں بھی آجکل اعلےٰ طاقتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر مذہب نئی صورت اور نئی طاقت اور نئے جوش سے اپنی اپنی صداقتوں کا سکہ بنی نوع انسان پر بٹھا رہے ہیں۔ نئے نئے طریقوں سے غیر مذاہب کی تردید اور اپنے مذہب کی تائید کر رہے ہیں۔ نئے نئے ترجمے اور نئی نئی تفسیریں اور تاویلیں ہو رہی ہیں۔ یہ زمانہ خاصکر مذاہب کے ساتھ مسیحی مذہب کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا یہ مذہب محض تصورات اور اعلیٰ معراجوں کا مذہب ہے۔ یا عملی مذہب؟ کیا مسیحی مذہب محض قیاسی ہے۔ فلسفیانہ ہے۔ یعنی ہے یا قدرت اور طاقت کا مذہب ہے؟ مذاہب کی بھی خوب چھان بین ہو رہی ہے۔ دنیا مصائب میں مبتلا ہو کر معلوم کرنا چاہتی ہے کہ آیا مسیحی مذہب موجودہ سوسائٹی میں مجلسی صنعت سازی کا ایک محکمہ ہے۔ یا اخلاقی اور روحانی قدرتوں کا ایک طاقتور راستہ یا طریق ہے؟ کیا مسیحی اعلےٰ تصورات اور تعلیمات انسان کی روحانی مقصد برآری کے مناسب اور حقیقی ذریعہ ہیں؟ مسیحی مذہب کس طرح انسان کے اندر قدرت اور طاقت پیدا کر سکتا ہے؟ مسیحی مذہب موجودہ زمانہ کے علمی اور عقلی معیار کے اندر ہے اور بڑے زور سے ثابت کر رہا ہے کہ وہ واقعی وہ سونا ہے جو آگ میں تایا گیا اور کندن ثابت ہوا ہے۔ انسان اُسکو رکھکر اخلاقی اور روحانی ہر دو قسم کی دولت سے دولتمند اور اُس سے محظوظ اور مسرور ہو سکتا ہے۔

امپیریل وار کانفرنس { آنے والی شاہی جنگی کانفرنس

کے بارے میں لارڈ کرزن نے کہا ہے کہ نمائندوں کو اس کانفرنس میں اس لئے مدعو کیا گیا ہے کہ وہ جنگ میں قدرت اور طاقت بڑھانے کا انتظام کریں۔ صلح کی مطلوبہ شرائط پر غور و فکر کریں ایسے معاملات پر بحث کریں اور اُن کا فیصلہ کریں جن پر اختتام جنگ کے بعد عملدرآمد لابدی ہو مثلاً آئندہ کو جنگی تیاریاں روکی جائیں۔ صنعت و حرفت اور کفایت شعاری کے معاملے طے ہوں۔ ہندوستان کے بارے میں لارڈ کرزن نے کہا کہ ہندوستان کی وار کانفرنس میں آمد پر میں نہ صرف اس لئے تقاضا کرتا ہوں کہ اُس امداد کی قدر کیجائے جو اُس نے موجودہ جنگ میں دی ہے۔ بلکہ یہ اُن غلط فہمیوں کے دور کرنے کا وسیلہ ہے جو ماتحت سلطنتوں کے اندر ہندوستان کی نسبت پائی جاتی ہیں"۔

لنڈن ۱۹ فروری۔ ایک فرانسیسی مراسلہ کا بیان ہے کہ دریائے میوز کے دونوں کناروں پر خاصی گولہ باری ہوتی رہی۔ خصوصاً ویرن واکس اور پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے علاقہ میں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے



ہندوستان میں بیداری کی امید

اس سلسلے کے پہلے چند درسوں سے ظاہر ہوا کہ ہندوستان کو بیداری کی ضرورت ہے اور اب وقت آپہنچا ہے کہ وہ بیدار کیا جائے اور نیز یہ بھی ظاہر ہوا کہ ایسی بیداری خدا کے بندوں کی دعاؤں کے جواب میں وقوع میں آسکتی ہے۔ آیئے اب ذرا بیداری کی اُن شرائط سے جو انسان کے ذمہ میں آسکتی ہیں قطع نظر کر کے خدا پر غور کریں۔ جو کہ بیدار کرنے والا خدا ہے۔ "ابتدا میں خدا"۔

جب کبھی خدا نے اپنے لوگوں کو کسی مہم کے لئے بیدار کیا تو اول اُس نے اُن کو . . . . اپنے بڑے بڑے کام جو کہ اس کے قوی ہاتھ سے زمانۂ ماضی میں ہوئے یاد دلائے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھ پر بھروسہ کرو جو کہ زمانۂ حال میں بھی زندہ خدا ہوں اُس کا زندہ اور پُر اثر کلام اب بھی ہندوستان کی بیداری کے لئے ہماری ہمت افزائی کرتا ہے۔ "خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں"۔ یاد رہے کہ موسیٰ نہیں بلکہ خدا تھا جو اپنے لوگوں کو ملک مصر سے نکال لایا۔ اس وقت بیداری کی کیا امید ہو سکتی تھی خدا کے لوگ کمزور اور غلامی کی پست حالت میں۔ اور پھر ایک غیر قوم اور بت پرست قوم کے قبضے میں۔ ایک قتل کرنے والا کم جرات ترک بیابان میں تن تنہا صرف ایک سوکھی لاٹھی ہاتھ میں اور خدا ساتھ۔ لیکن آدمی اور خدا کافی ہیں۔ اور جب کچھ مدت بعد موسیٰ مر گیا تو بھی وہی آواز ایک دوسرے شخص سے اُسی طرح ہمکلام ہوتی ہے "جس طرح میں موسیٰ کے ساتھ تھا تیرے ساتھ ہونگا"۔ تمام کتاب مقدس میں ملائک اور انبیاء اپنے خدا کی حمد و تعریف کرتے چلے گئے ہیں نہ کہ اپنی دلیری اور ایمان کی تعریف۔ داؤد کے زمانے کی طرح آجکل بھی بت پرست فلسطیوں کے انبوہ کے انبوہ ہمارے مقابلے میں صف آرا ہیں۔ اُن کے جاتی جو بہت علانیہ طور پر ہمیں برا بھلا کہہ رہے ہیں "میں آج کے دن اسرائیلی فوجوں کو نصیحت کرتا ہوں"۔ ہم میں سے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو خدا کے نام اور جلال کیلئے غیرت مند ہیں۔ تاکہ وہ چلائیں "یہ فلسطی کیا مال ہیں کہ وہ زندہ خدا کی فوجوں کو ذلیل کریں؟" لیکن ہم داؤد جیسے شخص کے لئے اور اُس جیسے ایمان کے لئے آہ حسرت نہ بھریں۔ کیونکہ ہمارے پاس "داؤد کا خدا ہے"۔

ہر ایک مشن سٹیشن میں ایک آدمی خدا کے ساتھ مل کر کہہ سکتا ہے "میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکر کا خدا ہے تیرے پاس آتا ہوں اور آج ہی کے دن خداوند تجھ کو میرے ہاتھ میں گرفتار کروائے گا۔ تاکہ سارا جہان جانے کہ اسرائیل میں ایک خدا ہے"۔

اور آج کے دن ہمارے لئے ایلیاہ نبی کی طرف سے کیا پیغام ہے۔ جبکہ ہم ہندوستان کے بت پرستوں اور اس زمانے کے بعل کے نبیوں کے سامنے کھڑے ہیں؟ تمام قوم منتظر ہے کہ کونسا خدا آگ سے جواب دیتا ہے۔ بت پرست نبی کوشش کر چکے ہیں اور ناکامیاب رہے ہیں۔ مشنری کام کی ایک صدی اختتام کے قریب ہے اب شام کی قربانی کا وقت آپہنچا ہے۔ اب وقت آپہنچا ہے کہ اسرائیل کے خدا کو پکارا جائے۔ اب کس چیز کی کمی ہے؟ ایسے لوگوں کی کمی ہے جو کہ ایلیاہ کی طرح اپنے خدا کو کہہ سکیں "اے خدا آج کے دن معلوم ہو جائے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے۔ اور یہ لوگ جانیں کہ تو ہی خداوند خدا ہے"۔ ہمارے درمیان کوئی ایلیاہ نہیں لیکن یہاں ایک ایلیاہ سے بھی بزرگتر ہے۔ ہمیں ایلیاہ کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں ہر مشن میں ایسے اشخاص کی ضرورت ہے۔ جو نبی کا گرا ہوا پیراہن اُٹھا کر الیسع کی طرح کہہ سکیں "ایلیاہ کا خدا کہاں ہے؟"

خدا کے کاموں کو زمانۂ گذشتہ میں دیکھنا اور نیز زمانۂ مستقبل میں دیکھنے کی امید کرنا بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ امید کی جائے کہ خدا زمانۂ حال میں بھی بڑے بڑے کام کریگا۔ لوتھر صاحب تک سے پوچھنا پڑا کیا خدا مر گیا ہے؟ اور اُس نے اس دعا سے دلیری حاصل کی "اُسے خدا تو بھی ہمارے ساتھ معرض خطر میں ہے"۔ سپرجن صاحب نے اُس نا امیدی کی حالت میں جبکہ شیطان نے اپنے شیطانی ہتھیاروں کی مدد سے ایک دفعہ نگہانی اُس کی خدمت کے پہلے ہی سال میں اُس کے راستے میں رکھی۔ یکایک اس فقرے سے تسلی و توانائی پائی "وہ زندہ ہے" حالانکہ لوگوں کا خیال تھا کہ شاید صاحب موصوف اس مصیبت کے باعث پاگل ہو جائیں گے +

اینڈریو مرے صاحب کا قول ہے "ہمارے مذہب میں خرابی صرف یہ ہے کہ ہم خدا کو جانتے نہیں"۔ اگر ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو یہ تاکید کی ہوتی کہ نقشہ ناکامیابی اور بھگوڑے کی امید کرو تو ہمیں حساب کے سوال کرنے کا امکان تھا کیا خدا کی مرضی ہے کہ ہندوستان بیدار کیا جائے؟ لیکن وہ اُن کی کم اعتقادی پر حیران

ہوا تھا۔ ملامت اور وعدے سے۔ منت اور سماجت سے وہ ہمیں امید رکھنے کی عادت سکھاتا ہے۔

خدا پر ایمان رکھو۔

"دیکھو میں تمہارے دنوں میں ایک کام کروں گا۔"

یقیناً اُس نے ہمارے دنوں میں ایک بڑا بھاری کام انجام دیا۔ یعنی اُس نے ہمارے ہزاروں لاکھوں مشنریوں کے لئے راستے کھول دیئے تاکہ وہ ہر جگہ جا کر اُس کے پاک کلام کی منادی کر سکیں۔ اور یاد رہے کہ خدا کبھی ہمارے لئے دروازہ نہیں کھولتا۔ جب تک کہ اُس کی مرضی نہ ہو کہ ہم اُس میں داخل ہوں۔ اہل اسرائیل کو بخوبی معلوم تھا کہ اُن کا خدا اُن کو ملک کنعان دیا چاہتا ہے اُن کے سامنے اُس نے ایک ملک موعود رکھا۔ ہمارے سامنے ایک موعود دُنیا رکھی ہے۔ وہی خدا جس نے اُن کو حکم دیا کہ ملک کنعان لے لو۔ ہم کو بھی حکم کرتا ہے کہ تمام اقوام میں سے لوگوں کو شاگرد کرو۔ ہندوستان مثل کنعان کے ہمارے سامنے ایک ملک موعود ہے۔ پس آئیے ہم اُس کو تسخیر کر لیں۔ بنی عناق کی طاقت کا کچھ خیال نہ کریں۔ بلکہ اپنے خداوند کی طاقت پر بھروسہ کریں۔ اگر کوئی کہے کہ ہندوستان کی بیداری ایک امر خلاف قیاس ہے۔ تو یہ بھی کہہ دینا عجب نہ ہوگا کہ یہ ایک امر ناممکن ہے۔ لیکن یاد رہے کہ خدا کے کام میں ایک بات بڑی تسلی دہ ہے۔ وہ یہ کہ جو کام انسان کے نزدیک ناممکن ہیں خدا کے نزدیک ممکن ہیں۔ خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل نہیں۔

مشنری کام کی صدی کے ابتدائی حصہ میں لڑکوں کے درمیان ایک مذہبی کام شروع کیا گیا تھا جو کہ ایک فرد واحد کی زندگی اور دعا کا نتیجہ تھا۔ وہ شخص اُن تاریکی کے ایام میں پولوس رسول کی طرح جب اُس کا جہاز پاش پاش ہو گیا یہ کہہ سکتا تھا "میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔"

صدی کے درمیانی حصہ میں بھی ایک نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا جس نے ایک دعائیہ جلسہ اس نیت سے کیا کہ خدا کی برکت مانگی جائے۔ قریباً آدھ گھنٹے تک وہ خود اکیلا دعا مانگتا رہا اور پھر ایک اور شخص شریک ہوا۔ لیکن چونکہ یہ دونوں متفق تھے۔ ایک جان اور ایک دل تھے۔ اس لئے گوہر مقصود کو پا گئے۔ کہتے ہیں اس دعا کے مرکز سے وہ تمام بیداریاں جاری ہوئیں۔ جنہوں نے سنہ ۵۸ء و سنہ ۵۹ء میں انگلستان اور امریکہ کو ہلا دیا۔

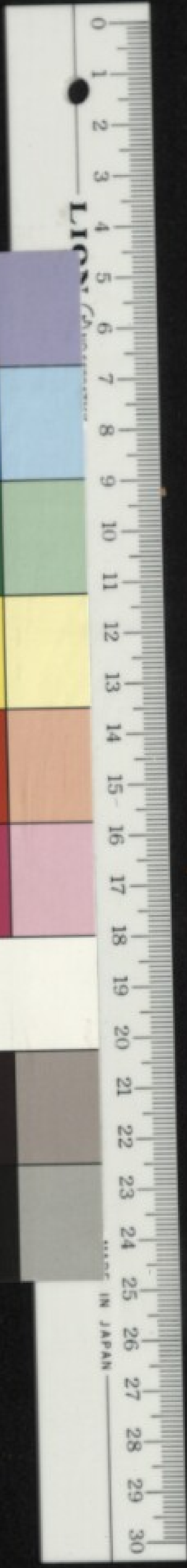
اور اب چونکہ ہم مشنری کام کی اس صدی کے اختتام کے قریب آ پہونچے ہیں اس لئے اب ہم خدا سے ملتجی ہوتے ہیں کہ ہم کو پھر تازہ دم کرے۔ اور کلام کا جو بیج بویا گیا ہے۔ اُس پر اپنی برکت کی بارش نازل کرے۔ اب وقت آ پہونچا ہے کہ خدا اپنا کام شروع کرے۔ کلیسیا کو برکت کی ضرورت ہے اور غیر اقوام کو ضرورت ہے کہ اُن پر اُن کا گناہ اور خطا ظاہر کی جائے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں کارندے منتظر ہیں۔ کیا خدا جواب دیگا اگر ہم اُس کو پکاریں پر ہندوستان کے تیس کروڑ بے قرار دلوں کی خاطر اور اُس کی خاطر جو اُن کے لئے مرا کہ اُن کے دلوں کو قرار اور تسلی بخشے۔ وہ بے شک سنیگا۔ اس سے پیشتر کہ ہم اپنی آواز بلند کریں اُس نے جواب دینا شروع کر دیا ہے۔

ہندوستان بیداری کی حالت میں آتا جاتا ہے۔

سال رواں کے اپریل مہینے میں ہندوستان اور لنکا کے تمام مشنری صاحبان اسبات پر متفق ہوئے کہ ہندوستان کی بیداری کے لئے ایک جگہ فراہم ہو کر دعا کیجائے۔ اس دعا کا نتیجہ ہوا کہ بہت سے مشنریوں نے ایک بھاری برکت اُس رات خدا سے حاصل کی۔ اور اس سے پیشتر کہ اپنے اپنے کاموں کے لئے واپس جائیں اُن صاحبان کو جن کو برکت ملی تھی اکٹھے ہو کر خدا کی حمد و ستائش کی اور وعدہ کیا کہ اپنے دیگر بھائیوں اور کارندوں کے لئے ہمیشہ دعاگو رہیں گے۔ کہ وہ بھی ایسی برکت سے مالا مال ہوں اور نیز یہ بھی عہد کیا کہ ہندوستان کی بیداری کیلئے دعا میں سرگرم رہیں گے۔ اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ مختلف اخباروں اور رسالوں میں ہندوستان کی بیداری کے متعلق بہت سے آرٹیکل چھپے۔ اور ملک کے ہر حصہ میں لوگوں نے جو کہ ایسی بیداری کے دیر سے منتظر ہیں اس ارادے کو بہت پسند کیا۔ اور بعض نے یہ بھی خواہش ظاہر کی کہ دعا کا ایک دن مقرر کیا جائے۔

اس طرح مشنریوں اور کارندوں کی کثیر جماعت کو دعا میں سرگرم دیکھکر رسولوں کا زمانہ یاد آئیگا۔ جان فاسٹر صاحب کا قول ہے کہ جب میں تمام دنیا میں مسیحیوں کو اس بات کے ثابت کرنے پر آمادہ دیکھونگا کہ دعا تمام عالم کو مسیح تک لانے میں کس قدر قدرت رکھتی ہے تو میں یقیناً خیال کرونگا کہ مسیح کا راج اب قایم ہونیوالا ہے۔ خدا کا بازو جاگتا ہے۔ ہندوستان بیدار ہو رہا ہے۔ وہ جو کہ دعا کے سُننے میں کبھی غفلت نہیں کرتا۔ وہ آج ہمیں کہہ رہا ہے "میں نے رہائی دینی شروع کر دی ہے میں تم کو قبضے میں لا رہا ہوں۔" آئیے ہم ابراہام اور اضحاق اور یعقوب کے خدا کو جواب میں یوں کہیں "اے خداوند تیرے نزدیک بہتوں سے





یاں سے جو کار زندہ ہو کسی کی مدد کرنا دشوار نہیں۔ سوائے خداوند ہمارے خدا تو ہماری مدد کر۔ کیونکہ ہم لوگ تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور تیرے نام سے اس انبوہ پر چڑھتے ہیں"۔ اور اپنے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ سے یوں دعا مانگیں "اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے تیری بادشاہت آئے۔ کیونکہ بادشاہت قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے۔ آمین"۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہووے۔ اور ایسی طرح ہوگا۔

ٹھمری

دھن دیس ملار

پربھو یسوع سے لاگی ہے پریت
لاگی ہے پریت بھائی ہے میت
پربھو یسوع سے۔۔۔۔ وغیرہ
جان گنوا کے جان بچائی
یہ ہے واکی پریت کی ریت۔
پربھو یسوع سے۔۔۔۔ وغیرہ
من بھٹکت ہے جیا تڑپت ہے
کیوں نہ گاؤں پریا تم کے گیت ۔
پربھو یسوع سے۔۔۔۔ وغیرہ
دو جگ میں نہیں دوسرا کوئی۔
ایسے بالم سوں لاگی ہے پریت۔
پربھو یسوع سے۔۔۔۔۔ وغیرہ
ذاکر تو سے بنتی کرت ہے
مجھ پہ شیطان نہ پاوے جیت
پربھو یسوع سے۔۔۔۔ وغیرہ

احقر:۔ ٹامس شرنگ ذاکر (میرٹھی)
(شمبر یرہ)

غزل

تمنا دل میں ہے آب بقا کی
عنایت ہو اگر ابن خدا کی
گناہوں میں عمر برباد ہوتی۔
وہ نہ ہوتی نہ جو رحمت خدا کی
عبث غفلت میں کھوئی زندگانی
کبھی بھولے سے نہ یاد خدا کی
مبارک ہو! مبارک نام عیسےٰ
کہ جس نے جان تک اپنی فدا کی
ستایا ظالموں نے اُس کو بیحد
وہ مظلوم* نے دل سے دعا کی
نہیں ممکن کہ ہو یاد الٰہی۔
بھری ہو سر میں جو حرص ہوا کی۔
نہیں ہے نام کو پاس حقیقت
عجب حالت ہے کچھ اہل وفا کی
غم فرقت میں ذاکر جاں بلب ہے
مسیحا لے خبر اس بے نوا کی
ذاکر (میرٹھی)

ضرورت

اگر کسی خریدار کے پاس ۱۹۱۴ء کے اخبار نور افشاں کی مکمل جلد موجود ہو تو ہمیں خبر دے۔ اگر اس جلد کے پورے ۵۲ پرچے ہونگے تو اُس کی قیمت پورے پانچ روپئے دیجائے گی یا دو سال تک اخبار اُس کے نام مفت جاری رہیگا۔ مہربانی کر کے ہم سے خط و کتابت کرے۔

(پادری) ای۔ ایم۔ ویری صاحب لودیانہ پنجاب

* مراد مسیح سے ہے۔

حل طلب

ایک مضمون مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء کو نورافشاں میں صفحہ ۴ بسرخی طلب مشورہ شائع ہوا جس میں ذکر تھا کہ زید و ہندہ محمڈن سے مسیحی ہوگئے۔ اور مطابق قانون مسیحی دونوں کی شادی بھی ہوئی بعدہ عرصہ ڈیڑھ سال سے ہندہ ماں باپ کے پاس جا کر مسلمان ہوگئی اسی اثناء میں زید دوبارہ طالب زوجہ کے لئے گیا مگر وہ نامراد اور بےعزتی سے واپس ہوا۔

جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں کی یہ رائے ہے کہ ایک شادیاں مسیحیاں میں طلاق قطعی ممنوع اور غیر مشروع ہے مسیحی نکاح شدہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کے غیر مسیحی ہو جانے سے یعنی تبدیلی مذہب سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ عدالت سے چارہ جوئی کرنا چاہئے"

ارباب دانش بخوبی واقف ہونگے کہ ایک نو مرید مسیحی کے لئے جس نے نئی زندگی خداوند مسیح میں حاصل کی ہو اُس کے لئے یہ آزمائش سخت آزمائش ہے (یعنی علیحدگی زوجہ) خداوند مسیح صبر و استقلال فضل و کرم سے معمور کرے۔ تاکہ ابدالآباد کی زندگی کے وارث ہوں کیونکہ خداوند مسیح نے کہا ہے۔ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ بس جس نے اپنے آپ کو یسوع مسیح میں آراستہ اور مزین کیا۔ یقیناً اُس نے موت پر فتح پائی۔ اور ہمیشگی کے لئے زندگی کا وارث ہوا بالفرض مقدمہ بالا عدالت میں پیش کیا جائے تو کیا عدالت ہندہ کو جبراً زید کے ہمراہ کر سکتی ہے۔ در آں حالیکہ ہندہ چیخ رہی ہے کہ میں مسلمان ہوگئی۔ اب میرا زید سے کچھ تعلق

نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ مسیحی ہے۔ اگر واقعی عدالت قانوناً ہندہ کی نامعقول ہے۔ اکو نا قابل سماعت جان کر یکطرفہ ڈگری دیدیوے۔ اور اُسی وقت عدالت ہندہ کو زید کے ہمراہ کر دیوے تو زید کو عدالت سے چارہ جوئی کرنی چاہیے۔

اگر عدالت قانوناً جبراً ہندہ کو زید کے ہمراہ نہیں کر سکتی ہے۔ تو کیا عدالت کو یہ اختیار ہو گا کہ ہندہ کو بغیر عذر شرعیہ زید کی طرف سے طلاق دلا دیجاوے۔ اگر ایسا ہی ہو تو پھر عدالت ہی پر کیا منحصر ہے کلیسیا بھی کر سکتی ہے اور کرنا چاہیے۔ اس قسم کے واقعات صدہا گزرتے ہیں۔ لہذا ایسے ایسے مشکلات کے حل کرنے کی کوشش کیجاے تاکہ آئندہ کے لئے آسانی ہو۔ یہ انگلینڈ نہیں ہے بلکہ انڈیا ہے جمیع پادری صاحبان خاصکر ہندوستانی صاحبان کو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے۔ اور ایسے مشکلات کے دفعیہ کے لئے کلیسیائی قانون ہونا چاہیے ورنہ سایل کہہ سکتا ہے۔ کہ خدانخواستہ قانون مسیحی ناکمل یا ایسے سخت ہیں کہ جنکا تحمل بنی نوع انسان بمقتضائے بشریت نہیں ہو سکتا۔ لو کان یمکن الشاذ کالمعدوم

حاشا و کلا میرا ایسا خیال نہیں ہے۔ خداوند عالم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اور عقل سلیم عطا فرمائی لہذا ہم لوگ اپنی دنیاوی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش بطور خود کریں بے شک خداوند مسیح ہماری مدد کریگا۔ چنانچہ ہم کو چاہیے کہ اپنے دنیاوی مشکلات مقدس لوگوں کے روبرو پیش کریں تاکہ وہ فیصلہ کریں۔ پس حقیر کی آرزو اور التماس خادمان دین سے یہ ہے کہ آیا صورت بالا کے لئے کوئی کلیسیائی قانون ہے۔ یا کہ یہ مسئلہ لاینحل ہے۔ اگر بموجب را

ایڈیٹر صاحب قانون مسیحی اٹل ہے تو بے شک عدالت جبراً ہندہ کو زید کے ہمراہ کر دینے کا مجاز نہیں ہے۔ اس لئے کہ قانون مسیحی میں طلاق قطعی ممنوع اور غیر مشروع ہے بغیر عذر شرعیہ پس حقیقتہً اگر ایسا ہی ہو تو بذریعہ نور افشاں اظہار فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ عدالت سے چارہ جوئی کیجاوے ورنہ لاحاصل ملکہ مفت میں زیر باری خرچ اور باعث مضحکہ مخالفین ہو۔

(چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی)

خداوند مسیح کا شاہد۔ منّاد

(جناب من) اس معاملہ کی بابت عدالت ہی فیصلہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ مسیحیوں کی شادی قانونی مسئلہ ہے کسی وکیل سے مشورہ کرنا چاہیے۔ اور عدالت سے چارہ جوئی کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کوئی قانون ایسا نکل آئے۔ کلیسیا جہاں تک ہمیں علم ہے اس کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ اخبار میں مضمون دینا فضول ہے۔ اور جہاں تک ہمیں امید ہے کوئی کلیسیا کسی قسم کا فیصلہ کبھی نہیں دے گی۔ آگے آپ کو اختیار ہے۔ (ایڈیٹر)

بخدمت جناب سوامی سُندر سنگھ صاحب و خادمان دین

تسلیم بالتعظیم۔ چند روز ہوئے کہ کمترین نے اپنے عزیز برخوردار سموایل کے لئے ایک دعائیہ التماس بذریعہ نور افشاں آپ کے و خادمان کے پیش کی چنانچہ کئی ایک غیر مسیحی دوستوں اور مسیحی برادروں کے خطوط موصول ہونے سے معلوم ہوا کہ نور افشاں نے نہ صرف اس مجبور کو کئی ایک تک افشاں کیا۔ بلکہ آپ تک بھی ابلا

ہوئی۔ اور آپ لوگوں کی دعاؤں کا نتیجہ مفصلہ ذیل کی آیات پر حیات کے مطابق پایا اور شکر بجا لایا۔ ملاحظہ فرماویں

اعمال ۱۰ باب ۴ آیت۔ تیری دعائیں اور خیرات خدا کے حضور پہنچیں۔

اعمال ۳ باب ۸ آیت۔ لنگڑا کودنے لگا۔ یہی طرح برخوردار کا حال ہوا۔

یعقوب ۵ باب ۱۶ آیت ایماندار کی دعا بڑا اثر رکھتی ہے۔

مرقس ۷ باب ۳۵ آیت۔ زبان کھل گئی۔

کیفیت یہ ہے کہ خاکسار پالم پور میں جب بے امید ہو گیا تو جناب پادری فورڈ صاحب اور پادری روز صاحب کی تجویز با تمیز سے یکم فروری ۱۹۱۷ء کو خاص کانگڑہ مشن احاطہ میں جہاں کہ ایک مشنری ڈاکٹر جناب مس ویسٹرن صاحبہ ایم ڈی زنانہ ہسپتال میں کام کرتی ہیں جو بڑی تجربہ کار اور لایق فائق ہیں۔ جن کی محنت کا بندہ نہایت مشکور ہے۔ ہمعہ برخوردار کے پہونچا ڈاکٹر صاحبہ اور دیگر مس صاحبات جو افسوس کر رہی تھیں۔ تسلی دینے لگیں۔ ڈاکٹر مس صاحبہ نے دوائی و دعا شروع کی۔ چند روز بعد خدا نے قدرے صحت عطا فرمائی۔ یعنے لنگڑا کودنے لگا۔ پر زبان ویسے ہی واحد الحرفی (ان والی) ہی رہی مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۷ء بروز اتوار لڑکا صبح کی عبادت میں شریک ہوا۔ دل بہت خوش ہوا۔ مس صاحبہ کہنے لگیں کہ امید ہے جب بجلی استعمال کریں گے۔ زبان درست ہو جاویگی۔ پر بجلی کا اوزار مرمت طلب تھا۔ اس لئے انہوں نے درست کرانے کے لئے بھاگسو بھیجدی۔ حقیر پُرتقصیر بہت منتظر تھا کہ مس صاحبہ بجلی کب تک استعمال



کرینگی۔ اتنے میں لڑکا ۱۱ تاریخ کی شام کو کچھ بالکل نیا کرنے لگا۔ اسی واحد الحرفی زبان میں بکنا شروع کر دیا۔ جونہی جناب پادری پرشاد صاحب پاسٹر کانگڑہ واسطے بیمار پرسی کے احقر کے پاس آئے وہ حیران ہوئے۔ کہ لڑکے کی حالت گھوڑے تڑپنے تک پہونچی۔ غریب رونے لگا۔ پادری صاحب ڈاکٹر مس صاحبہ کے پاس پہونچے۔ خبر دی۔ جب وہ آئیں بیٹے کے ہاتھ میں سوٹا آگیا۔ اور یوں گھور کر کہنے لگا (ناؤ ناؤ آؤٹ آؤٹ) انہوں نے زور سے پکڑ سوٹا ہاتھ سے چھین کر پھینک دیا۔ دوائی پلائی فوراً سو گیا صبح غمگین دعا کر رہا تھا یعنی ۱۲ فروری ۱۹۱۶ء کہ برخوردار نے بستر ہی میں یہ فقرہ یوں بولا (کہ گھوڑے نے کیوں ا معافی نہیں مانگی) بندہ دعا ہی میں مشغول تھا یہ حیران ہوگیا کہ بغیر بجلی کے استعمال کے یہ فقرہ بالکل صحیح کیوں بولا۔ اسی حیرانگی اور دعائیہ حالت میں ہی یہ منت کرنے لگا کہ اے مقدس باپ بخشندے کہ اور صحیح فقرے سنوں۔ چنانچہ سیموایل چارپائی سے اٹھ کر باہر گیا۔ کبھی جملے صاف بولنے لگا۔ فقیر نہایت خوش ہونے لگا۔ گو حالت ہوائی تھی۔ خیال آیا کہ یہ حالت بھی ابھی مٹ جائے گی لیکن بجائے دفعہ ہونے کے حالت ترقی کر گئی۔ خاکسار رونے لگا۔ عزیز کی وحشت یہاں تک بڑھ گئی کہ دوسروں کو چھیڑنے لگا اور چٹے اور گوبر منہ میں ڈالنے لگا ۱۸ تاریخ کی شام کو چھلانگ مار کر چھتوں پر جا گرا۔ چھری اور شیشہ سے اپنا کام تمام کرنے لگا شکر ہے کہ پاس چند ایک مسیحی بھائی تھے جنہوں نے پکڑ لیا۔ جناب پادری پرشاد صاحب نے ایک مسیحی برادر کو مس صاحبہ کے پاس خبر دینے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے پھر دوائی پلائی اور لڑکا فوراً سو گیا۔ تھوڑی دیر جب بیدار ہوا کوئی چند منٹ تک واہی تباہی بکتا رہا آخرکار کہنے لگا کہ بابا اب وہ مجھے چھوڑ گیا ہے۔ پادری پرشاد صاحب نے پوچھا بیچارہ کون ہے۔ جواب دیا۔ کہ ایک آدمی جس پر پنکھے لگے ہوئے ہیں مجھے سخت ڈرا رہا ہے نہایت تنگ کرتا رہا ہے۔ جب سویا ہوا تھا تو یہ میری زبان کو پیچھے کھینچتا تھا۔ اور ایک اور فرشتہ آسمان سے آیا جس کے سر پر تاج ہے۔ اس تاج میں ایک صلیب لگی ہوئی تھی جو تین ستاروں سے آراستہ تھی اس نے اسکو مار دیا ہے۔ اور میری زبان کو زور سے آگے کو کھینچا اور بولا کچھ فکر نہ کرو۔ ہم نے پوچھا کیا سوامی سندر سنگھ نظر آتے ہیں۔ یا وہ کیلاش پربت والے مہاتما۔ وہ بولا نہیں اس کا گون بالکل سفید آنکھیں آگ کے موافق جلتی تھیں۔ ہاتھ میں تلوار تھی جس سے اس نے اس سیاہ ناگ کو مارا۔ تب پرشاد صاحب بولے کہ تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ لخت جگر نے نام لیا والد کو پہچانا۔ تب خاص اطمینان سے صبر گیا۔ اب لئے بندہ سب خادمان کا اور ایڈیٹر نور افشاں کا مشکور نے فریاد فقیر کو اخبار میں مشتہر کیا مشکور ہوں۔ صاحبان دعا کی دعاؤں کا جواب پا کر خوش ہوا کیونکہ اکثر لوگ کہنے لگ پڑے تھے کہ لڑکے کا اٹھنا اور بولنا ناممکن ہے۔ فقط آداب۔

سب خیرخواہوں کا مشکور۔

ای۔ نیاز علی۔ پالم پور ضلع کانگڑہ۔

ضرورت

ایک ٹرینڈ ہندوستانی نرس کی ضرورت ہے معہ سفارشی چٹھی یا نقول سندات کے مس نونیس ایم۔ ڈی فیروز پور سے درخواست کریں۔

ضرورت

دو دوستوں یا بہنوں کی ضرورت ہے۔ جو ہندوستانی مسیحی لڑکیوں کے ایک مشن سکول میں بطور میٹرنوں کے کام کریں۔

مس ای۔ اے نیتھن۔ کینیرڈ گرلس ہائی سکول لاہور

ضرورت

ایس۔ پی۔ جی مشن بمبئی کو ایک اچھے اور ہوشیار اور سرگرم کا پورٹر کی ضرورت ہے۔ جو کتب خانے میں بھی کام کر سکتا ہو۔ اور نیز منادی بھی کر سکتا ہو۔ شادی والا ہو۔ جس کی بیوی بھی کام کرے گی۔ بہت بال بچے دار اور نا قابل نہ ہو اور درخواست کنندہ انگریزی کلیسیا کا ممبر ہو۔ تنخواہ ۳۵ روپیہ معہ گھر کے کرایہ کے۔ اور بائبل سکھانے والی کی تنخواہ ۲۰ روپیہ ہوگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات بنام۔ پادری اے۔ فرنچ صاحب ایس پی جی مشن بائیکولا بمبئی۔

خوشخبری

مفت! بالکل مفت۔ نایاب موقع

کس طرح عمدہ سے عمدہ طرز کے بیش قیمتی جاپانی ورزی سے پوشاک بالکل مفت حاصل ہو سکتی ہے اور دس روپیہ سے ایک سو روپیہ تک کی آمدنی گھر بیٹھے ہو سکتی ہے۔ قاعدہ منگا کر پڑھیے۔

سلک ٹمبر کمرشیل اینڈ ایجنٹ بنارس شہر

رسیدیں نمبر

مکرمیزی ۔/۲

بی گستور چند ۔/۲

ڈاکٹر ایس - وی ٹامس	ے
مسٹر بی جان	ے
پادری ایس کرنیلیس	ے
” ستیا گوردواس	ے
بابو مسیح دیال	ے
ایم - آر - حاکم رائے	ے
پرنسپل	ے
مسٹر ڈی پیٹر	ے
مسٹر مہراج لال	ے
ڈاکٹر جے ہری رام	ے
ایم سید شاہ	ے
مسٹر این ہچنسن	ے
پادری لیمبوئل	ے
پادری اے - ای رڈین	ے
مسٹر ایم - آر یمن	ے
لیڈی گسٹ	ے
پادری ایچ ڈی سالک	ے
مس ایم فلرٹن	ے
پادری کے ڈی لعزرس	ے
مسٹر ایم سٹیفن	ے
مسٹر پی ایم راج	ے
مس ٹیگ	ے
ڈاکٹر مدھو جی رام	ے
مسٹر جے دانیل	ے
بابو گوپی چند	ے
پادری ایچ ڈی گرسولڈ	ے
” جی ایچ ڈ ے	ے
مسٹر ای عمانوایل	ے
مس ایچ مکارنک	ے
پادری آر ایچ - اے سلم	ے
مسٹر جی ڈبلیو میکلین	ے
مس ایم آر گرنیفیلڈ	ے
پادری پرانند	ے
ہیڈ ماسٹر	ے
پادری پی سی اوپل	ے
” ایف جے نیوٹن	ے
” ٹی ٹ ا	ے
ڈاکٹر ای سی جاشوا	ے
رانی صاحبہ لیڈی ہرنام سنگھ	ے
پادری یمواپل جیوا	ے
مسٹر جے گداؤں	ے
پادری احمد شاہ	ے
مسٹر پی سی چرجی	ے
لیڈی گسٹ	ے
سپرنٹنڈنٹ	ے
بابو طالب مسیح	ے
پادری جتھایل پاہیالی	ے
” روشن خاں	ے
کرسچن ٹریننگ	ے
پادری جانی رام	ے
” ای - ای کیمپبل	ے
مسٹر بی داس	ے
” این سی ایڈہیڈو	ے
پادری ایم - ای وگرم	ے
ڈاکٹر وائی اے اسماعیل	ے
سردار بوٹا سنگھ	ے
مسٹر ایم دائی جمال الدین	ے
” بی یموئیل بی - اے	ے
ڈاکٹر این سمتھ	ے
” ۲ مرالدین	ے
سپرنٹنڈنٹ بلینڈ سکول	ے
پادری محمد حسین	ے
مسٹر ایس اندریاس	ے
ڈاکٹر نظیر اللہ	ے
مسٹر ایس ایچ بنجامن	ے
مسٹر ایل - اے جوزف	ے
پادری احمد شاہ	ے

ضرورت ۳/۴

ضرورت ہے ایک مسیحی استانی کی - جو ورنیکولر انگلو ورنیکولر پرائمری کو تعلیم دینے کے واسطے انگریزی بولچال میں مہارت رکھتی ہو - دستکاری سے واقف ہو - اکیلی ہو - دیسی طریق کا کھانا اور مکان مفت تنخواہ عـلـہ اسوار - درخواست آوے -

آر - ایم - واعظ - منٹگمری والا ضلع لائلپور -

تحقیق الاسلام ۱۲/۱۰

یہ کتاب اہل القرآن کے معتقدات کی شہادت گی نیار مسیحیت کی مسیحیوں کی مسیحی کے عقائد کی صحت وصداقت کی کیطرفہ ڈگری ہے خصوصاً الوہیت اور باپ بیٹا روح القدس کے دو حرفہ اسرار قرآنی شہادت کا مجموعہ ہو شائع شدہ حصص

حقیقت الاسلام ہے قیمت با محصول ڈاک ۴/

اہل اسلام ہے قیمت ” ” عہ

الہ الاسلام زیر طبع ہو قیمت ” عہ ہوگی

ان کے سوا اقی اور دو حصص ہر بالکل تیار ہیں تحقیق الاسلام میں کمال یہ ہے کہ قرآن کی اور حضرت محمد کی محبوبیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے مسیحیت کی ہر ایک صداقت کے شاہد بنا دیئے گئے ہیں اور ایسے شاہد بنا دیئے گئے ہیں کہ جن سے کسی مفتی اور مولوی کا منہ خلاف گوئی میں کھل نہیں سکتا ہو ہماری اس امر میں صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھ لو اور اہل اسلام میں تقسیم کر کے دیکھ لو - پادری **غلام مسیح پاسٹر**

کلیسیا لودیانہ مقیم مشن احاطہ لودیانہ پنجاب

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام رائلی جنادر نے چھپا